تبصرے

(طارق دہلوی)

طب قدیم میں دوسرے علوم و فنون کی آمیزش، مرتبہ حکیم علی کوثر چاندپوری
تقطیع خورد ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۶۴۔ کتابت طباعت خاصی قیمت دو روپے
پتہ:۔ ہمدرد طبیہ کالج گلی قاسم جان دہلی ۶۔

آج جملہ علوم و فنون بلکہ ہر انسانی کوشش کے متعلق عام رجحان یہ ہے کہ اس کو آسان اور تیز رو بنایا جائے، یہ ایک فطری رفتار ہے اس کو کوئی طاقت روک نہیں سکتی اس کے رقیب گو کچھ دیر کے لئے اس کی رفتار مدھم کرنے میں کامیاب ہو جائیں مگر اسکی پیش قدمی کو روک دینا ممکن نہیں۔

علوم و فنون کے تجزیے اور تقسیم سے پہلے کئی کئی علوم ایک دوسرے میں گھلے ملے تھے زمانے کی رفتار کے ساتھ ساتھ ان میں چھٹائی ہوتی گئی اور ہر فن دوسرے فن سے الگ اپنی دنیا بساتا گیا اور اس طرح اہل فن کو کم وقت میں کسی ایک فن پر عبور حاصل کرنا آسان ہوتا گیا۔

علوم و فنون کے اس طویل سفر میں ہمیشہ ہر دور میں ہر فن کے متعلقین میں دو فریق رہے ہیں۔ ایک زمانے کی رفتار کے ساتھ ساتھ علم و فن کے لئے نئے نئے میدان تلاش کرنے اور ہر موقع کے لئے اسی علم سے نئی نئی رہنمائی حاصل کرنے کا علم بردار اور دوسرا اس علم کے حلیٔ عالیہ باقی رکھنے کا حامی اور اس کے حریم قدس کا پہریدار۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ہر دور میں کسی ایک فریق کے تمام نمائندے بالکل حق پر تھے اور رہا کیا تھے مگر حقیقت یہ ہے کہ بحیثیت مجموعی کامیاب وہی ہوئے جو فطری رفتار سے ہم آہنگ تھے اور اپنے علم و فن کا دستر خوان ہر آنے والے کے لئے پھیلائے ہوئے تھے۔

طب یونانی بھی اس کلیہ سے مستثنیٰ نہ تھی اس کے اندر جو مختلف علوم وفنون شامل تھے۔ ان کی افادیت تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ ان کو جزو طب نہ ماننے اور اس کے مصطلحات کو آسان اور اس کے طریق کار میں توسیع و تجدید کرنے والوں نے جب اپنی کوشش تیز کی تو ہمیشہ کی طرح ایک گروہ انکا مخالف ہو گیا۔

حکیم علی کوثر صاحب چاندپوری جو علمی وادبی حلقوں میں ایک عرصۂ دراز سے جانے پہچانے ہیں اور جن کے قلم کی عمر دور حاضر کے بہت سے اہل قلم کی کل عمر سے زیادہ ہے طب کے اسی اصلاح پسند اور ترقی پسند طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں، وہ ایک زمانے سے مسلسل اسی کوشش میں مصروف ہیں کہ طب یونانی کو آسان سے آسان تر بنایا جائے۔ اور قدیم زمانے سے جو اس میں دیگر علوم کی آمیزش چلی آرہی ہے اس کو خواہ سیکھا جائے مگر جزو طب اور لازمۂ فن نہ قرار دیا جائے۔

اس مختصر سی کتاب میں انھوں نے اسی چیز کو مدلل طریقے پر ثابت کیا ہے علم وادب دانشا پردازی کے ساتھ ساتھ وسیع وعمیق تحقیقی نظر اور فنی مہارت کوثر صاحب کا امتیاز ہے۔

ترقی پسندوں کے مخالف گروپ کو بڑا اندیشہ اس بات کا ہوتا ہے کہ یہ لوگ ترقی پسندی کی رو میں بہہ کر کہیں اپنے فن کے بنیادی اصول وکلیات کو بھی نہ چھوڑ بیٹھیں۔ لیکن جب ترقی پسندی کی نمائندگی ذمہ دار اہل قلم، کہنہ مشق اہل فن اور زمانے کے نشیب و فراز دیکھے ہوئے دیدہ ور کر رہے ہوں تو ان سے اس بے احتیاطی کا اندیشہ ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ دنیائے طب کے لئے خوشی کا مقام ہے کہ ترقی و استحکام کا خیال بروقت آگیا اور اس کے لئے مناسب کوشش شروع ہو گئی ورنہ اور دیر ہوتی تو یہ نسل بھی رخصت ہو گئی ہوتی اور جو فطری عمل بہرحال ہونا ہی تھا۔ وہ ناتجربہ کار اور نااہل ہاتھوں سے انجام پاتا۔